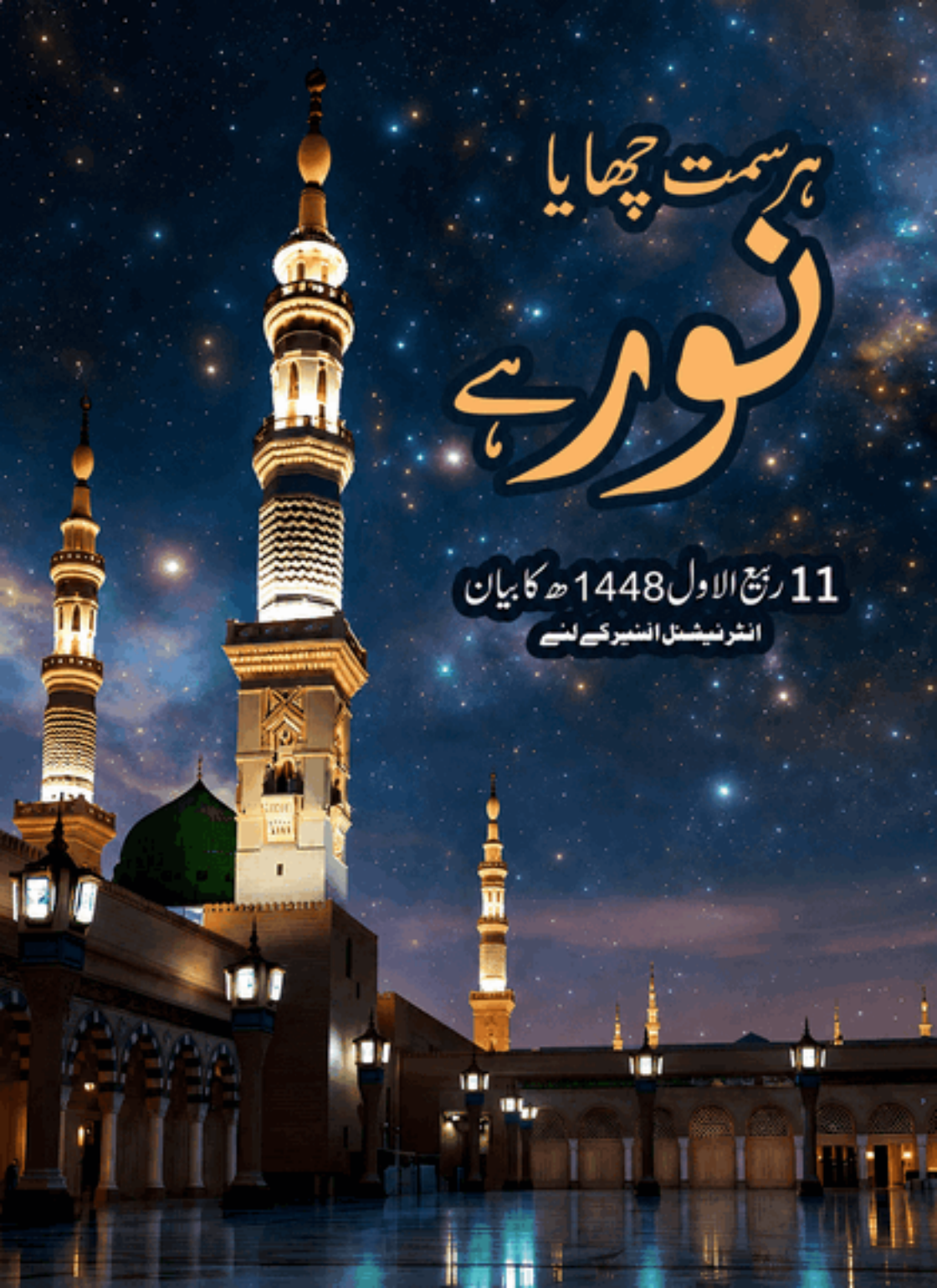
ہر سمت چھایا
نور ہے
11 ربیع الاول 1448ھ کا بیان
انٹرنیشنل انٹیرکے لئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَداً رَاضِیًا، فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! رَبِیْعُ الْاَوّل وہ مبارَک اور عظمت والا مہینا ہے جس کا عاشقانِ رسول گویا سارا سال انتظار کرتے ہیں۔ اس مہینے کے آتے ہی دنیا بھر کے مسلمان اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا یومِ ولادت** (یعنی میلاد یا مولود شریف) بڑی شان و شوکت اور نہایت عزّت و احترام سے مناتے ہیں، رَبِیْعُ الْاَوّل کا چاند نظر آتے ہی غلامانِ مُصْطَفٰے، عاشقانِ میلادِ مُصْطَفٰے خوشی سے جھوم اُٹھتے ہیں، گویا ہر طرف بہار کا سماں ہوتا ہے، باغِ اُلفت لہلہانے لگتا ہے، دلوں کی کلیاں کِھلنے لگتی ہیں اور خوش نصیبوں کے لبوں پر نعتیں اور دُرود و سلام جاری ہوجاتا ہے، عاشقانِ رسول اپنے گھر، اپارٹمنٹس، گلیاں، محلے، مکانات، دکانیں اور بازار سجاتے ہیں، **اجتماعِ میلاد و محافلِ نعت** سے آنے والی صَلِّ عَلٰی کی صدائیں کانوں میں رس گھولتی ہیں، ایسا کیوں نہ ہو کہ اس مبارَک مہینے میں وہ نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے کہ ☆ جن کے نور سے یہ کائنات روشن ہے، ☆ جن کے نور سے زمین و آسمان روشن ہیں، ☆ جن کے نور سے سورج اور چاند کو روشنی ملی، ☆ جن کے نور سے تاروں اور کہکشاؤں میں روشنی ہے، ☆ جن کے نور سے اندھیرے ختم ہوئے، ☆ جن کے نور سے جہالت کے اندھیرے

---

[1]...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

چھٹ گئے، ☆جن کے نور سے بھٹکوں کو ہدایت ملی اور وہ بھٹکے ہوئے لوگ اس نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نور کی خیرات پاکر چاند تارے بن کر خود نُور کی روشنیاں بانٹنے لگے۔ وہ نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارہ (12) رَبِیْعُ الْاَوَّل کے مہینے میں اس کائنات میں تشریف لائے۔

آیئے! آج کے بیان کا آغاز عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مَدَنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، مَحَبَّت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مُصْطَفٰے** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نورِ مُصْطَفٰے سب سے پہلے

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتایئے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! بے شک یقیناً، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸، الجزءُ المفقُود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبد الرّزّاق، ص ۶۳، حدیث: ۱۸)

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 468 پر لکھا ہے: حضرت کَعْبُ الْاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے: جب اللہ پاک نے موجودات کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا، زمین کو بچھایا اور آسمانوں کو بلند فرمایا تو اپنے فیض ذات سے مٹھی بھر لے کر اس سے ارشاد فرمایا: اے نور! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بن جا۔ اس نور نے ایک نوری سُتون کی صورت اختیار کر لی، وہ اس قدر روشن ہوا کہ عظمت کے پردے تک جا پہنچا، ربِّ کریم کو سجدہ کیا اور کہا: سب خوبیاں اللہ پاک کے لیے ہیں۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے اسی لئے پیدا فرمایا اور تیرا نام محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) رکھا ہے، تجھی سے اپنی مخلوق کی ابتدا کروں گا اور تجھی پر اپنی رسالت کا سلسلہ ختم کروں گا۔ پھر اللہ پاک نے اس نور کے چار(4) حصے کر کے ایک حصے سے لوحِ محفوظ اور دوسرے سے قلم کو پیدا فرمایا، پھر قلم سے ارشاد فرمایا: لکھ! تو قلم پر ایک ہزار(1000) سال تک ہیبتِ الٰہی سے لرزہ طاری رہا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کی: اے میرے ربّ کریم! کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ۔ پس قلم نے لکھا اور مخلوق کے متعلق عِلْمِ الٰہی پر رسائی پالی۔ پھر اس نے یہ باتیں لکھیں: (1) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پُشت مبارَک میں موجود اولاد کی تعداد۔ (2) جو اطاعتِ الٰہی بجالائے گا اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اُسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ اسی طرح (3) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمّتوں کے متعلق بھی لکھا، یہاں تک کہ جب رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے متعلق لکھا: جس نے اللہ پاک کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی، قلم یہ جملہ "وہ اُسے جہنم میں ڈال دے گا" ابھی لکھنا ہی چاہتا تھا کہ اللہ پاک کی طرف سے ارشاد ہوا: اے قلم! ذرا ادب سے۔ تو وہ ہیبت وجلالِ الٰہی سے پھٹ گیا، پھر دستِ قدرت سے تراشا گیا۔ تب سے قلم میں یہ بات جاری ہو گئی کہ تراشے بغیر نہیں لکھتا۔ پھر اللہ پاک نے قلم سے ارشاد فرمایا: اس اُمّت کے متعلق لکھ:

یہ اُمَّت گنہگار ہے اور ربِّ کریم بہت بخشنے والا ہے۔ پھر اللہ پاک نے تیسرے حصے سے عرش کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے حصے کے مزید چار(4) حصے کر کے پہلے حصے سے عقل، دوسرے سے مَعْرِفَت، تیسرے سے سورج، چاند، آنکھوں کا نور اور دِن کی روشنی پیدا فرمائی اور یہ سب حقیقتاً نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے انوار ہیں۔ پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام کائنات کی اصل ہیں۔ اس کے بعد اللہ پاک نے نور کی اس چوتھی قسم کے چوتھے حصے کو اَمانت کے طور پر عرش کے نیچے رکھ دیا۔ پھر جب اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو وہ نور ان کی پُشت مبارک میں رکھا۔ پھر وہ مبارَک نور ہمیشہ پاکیزہ اور بلند لوگوں میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ پاک وصاف اور عزت و تکریم کی حالت میں حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تک پہنچا۔

پھر جب اللہ پاک نے نورِ محمدی کو سَیِّدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بطنِ اَطہَر کی طرف منتقل فرمایا تو اس منتقلی کے ساتھ ہی بڑی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے لگیں۔ ساری مخلوق ایک دوسرے کو خوش خبریاں دینے لگی، زمین و آسمان میں اعلان کر دیا گیا: اے عرش! عزت و سنجیدگی کا نقاب اوڑھ لے۔ اے کُرسی! فخر کی زِرہ پہن لے۔ اے سِدرۃُ المنتہیٰ! خوشی سے جھوم جا۔ اے ہیبت اور رعب و دبدبہ کے انوار! تم بھی خوب روشن ہو جاؤ۔ اے جنّت! خوب آراستہ ہو جا۔ اے مَحَلّات کی حُورو! تم بھی بلندی سے دیکھو۔ اے رضوان (باغبانِ جنت)! جنت کے دروازے کھول دے اور حُور و غلماں کو سامانِ زینت سے آراستہ کر کے کائنات کو خوشبوؤں سے مہکا دے۔ اے مالک (داروغۂ جہنم)! جہنم کے دروازے بند کر دے۔ کیونکہ آج کی رات میری قدرت کے خزانوں میں چھپا ہوا نور راز عبدُ اللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے جدا ہو کر آمنہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کے بطنِ پاک میں منتقل ہونے والا ہے اور جس گھڑی یہ نور منتقل ہو گا، اُسی لمحے میں اپنے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو مکمل صورت دے دوں گا۔ منقول ہے: نورِ محمدی کی منتقلی کی رات ہر گھر اور مکان میں نور داخل ہو گیا اور ہر چار پاؤں والا جانور کلام میں گم ہو گیا۔ حضرت

آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں: ”جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پیٹ میں تشریف فرما رہے، میں نے کبھی درد و تکلیف، بوجھ یا پیٹ میں مروڑ محسوس نہ کی۔ پورے نو(9) ماہ بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت ہوگئی۔“ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۸ تا ۴۷۳ ملتقطاً)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا خود فرماتی ہیں: جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور نکلا، جس سے ہر چیز روشن ہوگئی، یہاں تک کہ نُور کے علاوہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔

(خصائص کبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)

حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کے وَقْت میں نے ایک نُور دیکھا، جس سے شام کے محلّات روشن ہوگئے اور میں نے ان محلّات کو دیکھا۔

(خصائص کبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۹)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں بشر بن کر تشریف لائے۔ مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت نور ہے۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔ (رسالۂ نُور مع رسائل نعیمیہ، ص۳۹) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَشَرِیَّت کا انکار ہر گز ہر گز نہیں کیا سکتا۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَشَرِیَّت کا مُطْلَقاً (بالکل) انکار کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۳۵۸)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نورانیت سے متعلق آیاتِ کریمہ

یاد رہے! قرآنِ پاک میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ 6 سورۃ المآئدۃ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ(۱۵)

(پ۶، المآئدہ: ۱۵)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔

تفسیر **"خزائن العرفان"** میں ہے: (اس آیت میں) سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کے وسیلے) سے تاریکیٔ کفر (کفر کی سیاہی) دُور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۶، المائدۃ: ۱۵، ص ۲۱۳) اس آیتِ کریمہ کے تحت حضرت امام ابو جعفر محمد بن جَرِیر طَبَری، امام ابو محمد حسین بَغَوِی، امام فخرُ الدِّین رازی، امام ناصر الدین عبدُاللہ بن عمر بَیْضاوِی، علامہ ابو البرکات عبدُاللہ نَسَفِی، علامہ ابو الحسن علی بن محمد خازِن، امام جلالُ الدین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سمیت بہت سے مُفَسِّرِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے فرمایا: آیتِ کریمہ میں موجود لفظ **"نُور"** سے مراد نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ ہے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دسمبر ۲۰۱۷، ص ۸ ملخصاً)

جبکہ پارہ 22، سورۃُ الاَحزاب آیت 45 اور 46 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۴۵) وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا

مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶) | آفتاب بنا کر بھیجا۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے سورج کو بھی دوسری جگہ سراجِ منیر (چمکتا چراغ) فرمایا ہے کیونکہ وہ چمکتا بھی ہے اور چمکاتا بھی ہے۔ یہی سورج چاند تاروں کو نور بناتا ہے، کیونکہ یہ سب سورج سے ہی نور پاتے ہیں اور جگمگاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی سراجِ منیر (چمکتا چراغ) فرمایا کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) خود بھی چمک رہے ہیں اور صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) اور اولیاءُ اللہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو نُور بنا رہے ہیں کہ وہ سب حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی سے جگمگا رہے ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص ۱۲)

جبکہ حضرت علامہ سید مفتی محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت (یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ) کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نورِ نُبُوَّت نے ہزاروں سُورجوں (Suns) سے زیادہ روشنی پہنچائی ہے۔ ☆ کفر اور شرک کے اندھیروں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ حقیقت سے دُور کیا۔ ☆ معرفت (ربِّ کریم کی پہچان) اور توحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ حقیقت سے روشن کر دیں۔ ☆ گمراہی کی تاریک (اندھیری) وادی میں بھٹکنے والوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب (راستہ پانے والا) فرمایا۔ ☆ لوگوں کی آنکھوں کو، دلوں کو اور روحوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نورِ نُبُوَّت سے مُنَوَّر (روشن) کیا۔ ☆ حقیقت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وُجودِ مبارک ایسا آفتابِ عالَم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک وُجود جہان کو روشن کرتا ایسا سورج ہے جس نے ہزاروں آفتاب روشن کئے۔)

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶، ص ۷۸۴ بتغیر)

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ (پ۱۸، النور:۳۵)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے۔

امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں مَثَلُ نُوْرِہٖ سے مراد حُضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (تفسیر کبیر، ۸/۳۴)

پارہ 30 سُوْرَۃُ الفَجْر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے: وَالْفَجْرِ سے مراد نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، اس لئے کہ ایمان کا اُجالا دنیا بھر میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوا۔ (شفاء شریف، ۱/۳۴)

اسی طرح پارہ 30 سورۃُ الطارِق کی آیت نمبر 1 تا 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ (پ۳۰، الطارق:۳،۲،۱)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ خوب چمکنے والا ستارا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں النَّجْمُ الثَّاقِب سے مراد رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہے۔ (شفاء شریف، ۱/۳۷)

اسی طرح پارہ 30 سورۃُ الضُّحٰی کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ (پ۳۰، الضُّحٰی:۲،۱)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: چڑھتے دن کے وَقْت کی قسم اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے۔

مُفَسِّرِینِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: چاشت سے جمالِ مُصْطَفٰے کے نور کی طرف اشارہ

ہے اور رات سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گیسوئے مبارَک کی طرف اشارہ ہے۔(روح البیان، الضّحی، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۴۵۳)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نور کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! نُور کی تعریف اور اس کی قسموں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

نور کے معنٰی ہیں: روشنی، چمک دَمک اور اُجالا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس سے روشنی اور اُجالا ظاہر ہو اسے بھی نُور کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسے سورج کو نُور کہتے ہیں اس لیے کہ اس سے نور نکلتا ہے۔ اسی طرح چراغ، لالٹین (Lantern) وغیرہ کو بھی نُور کہہ دیا جاتا ہے۔(رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص۴ بتغیر)

نُور کی دو قسمیں ہیں: (1) نُورِ حِسّی (2) نورِ عَقْلی

نورِ حسّی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے نظر آئے۔ جیسے دھوپ، چراغ اور بجلی وغیرہ کی روشنی۔

نورِ عقلی اس نُور کو کہتے ہیں جو آنکھوں سے محسوس تو نہ کیا جاسکے مگر عقل کہے کہ یہ نور ہے۔ اسی معنٰی میں **اسلام کو، ہدایت کو اور عِلْم کو نُور** کہا جاتا ہے۔(رسالۂ نور مع رسائل نعیمیہ، ص۴ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت ایسی ہے جو عقلاً بھی ثابت ہے اور کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت کا اپنی آنکھوں سے جلوہ بھی دیکھا ہے۔ ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نُور ہونے سے متعلق عقلی دلائل دیتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ ہونا بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور ہونے کی علامت ہے۔ ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اطہر سے ایسی خوشبو کا ظاہر ہونا کہ کُوچے اور گلیاں مہک جائیں یہ بھی نورانیت ہی کے باعث ہے۔ ☆ معراج شریف میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم شریف کا آگ اور زَمْہَرِیْر (ہوا میں موجود سخت سردی کے مقام) سے گزر جانا اور کچھ اثر نہ ہونا یہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نورانیت کے باعث ہے، ☆ اسی طرح آسمانوں کی سیر فرمانا، جہاں ہوا نہیں وہاں بھی آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا زندہ رہنا، یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نور ہیں۔ ☆ اسی طرح شرحِ صدر (سینۂ مبارک کھلنے) کے وَقْت سینۂ مبارک سے دل نکال کر فرشتوں کا اسے دھونا اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا زندہ رہنا یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نور ہیں۔ (رسالۂ نور مع رسائلِ نعیمیہ، ص۹، ۱۰ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نُور روشنی کو کہتے ہیں، چمک دمک کو کہتے ہیں، اُجالے کو کہتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ چاند بھی روشن ہے اور سورج بھی روشن ہے۔ لیکن ان دونوں کی روشنی میں بڑا فرق ہے، چاند خود سے روشن نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی سے روشن ہے۔ جبکہ سورج نہ صرف خود سے روشن ہے بلکہ وہ اپنا نُور بھی دوسروں کو بانٹ رہا ہے، چاند، تارے اور بڑی بڑی کہکشائیں، سَیّارے اور ستارے یہ سب کے سب سورج کے نُور سے روشن ہیں۔

بلا تشبیہ ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نورانیت کے سورج ہیں، نورِ حقیقی ہو یا نورِ

عقلی و معنوی ہو، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دونوں کے مرکز ہیں۔ کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کا جلوہ دیکھا اور روایتوں میں بیان بھی فرمایا۔ آیئے! اسی بارے میں تین(3) روایات سنتے ہیں:

ہوا ہر طرف اُجالہ جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکرائے

(1) حضرت ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے، نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گال مبارک نرم و نازک اور برابر تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا منہ اور دانت کشادہ اور روشن تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے ایک نُور نکلتا تھا، جب کبھی اندھیرے میں مسکرا دیتے تو مبارک دانتوں کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔ (الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، حدیث: ۱۴، ص ۲۱، ۲۲ ملخصاً)

مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے جیسا کوئی آیا ہی نہیں

(2) حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) لباس پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوب صُورت نظر آتا تھا۔ (ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصۃ فی لبس۔۔۔الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰)

چہرہ ایسا جیسے سورج چمک رہا ہو

(3) ایک مرتبہ حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پوتے حضرت ابوعُبَیْدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت رَبیعہ بنتِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے عرض کی، آپ مجھے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کے بارے میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے کہا: ”یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہُ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً“ یعنی اے بیٹے! اگر تُو

حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرۂ اقدس دیکھتا تو تجھے ایسا لگتا جیسے سورج چمک رہا ہو۔ (دارمی، باب فی حسن النبی، ۱/۴۴)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا نور ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اقدس سے نور کی کرنیں نکلتے ہوئے دیکھتے، اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس چیز کو چاہتے اسے بھی نور بانٹنے والا بنا دیتے تھے۔ آیئے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور بانٹنے کے کچھ واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

دستِ مُصْطَفٰے کا کمال

(1) حضرت اَسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ جب بھی میں کسی اندھیرے (Dark) گھر میں داخِل ہوتا تو وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (خَصائِص کُبریٰ، ۲/۱۴۲ وتاریخ دمشق، ۲۰/۲۱)

چھڑی روشن ہو گئی

(2) حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں: دو صحابی حضرت اُسَید بن حُضَیْر اور عَبّاد بن بِشْر

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اندھیری رات میں بہت دیر تک حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بات کرتے رہے، جب یہ دونوں بارگاہِ رسالت سے اپنے گھروں کے لیے روانہ ہوئے تو ایک کی چھڑی (Stick) خود بخود روشن ہوگئی اور وہ دونوں اسی چھڑی کی روشنی میں چلتے رہے، جب کچھ دور چل کر دونوں کے گھروں کا راستہ الگ الگ ہوگیا تو دوسرے کی چھڑی بھی روشن ہوگئی اور دونوں اپنی اپنی چھڑیوں کی روشنی کے سہارے سخت اندھیری رات میں اپنے اپنے گھروں تک پہنچ گئے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب الکرامات، حدیث: ۲، ۵۹۴۴/۳۹۹)

درخت کی شاخ روشن ہوگئی

(3) حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ روانگی کے وَقْت نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے انہیں درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: تم بغیر کسی خوف کے اپنے گھر جاؤ! یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ 10 آدمی تمہارے آگے اور 10 آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں، جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جیسے ہی حضرت سیدنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کاشانۂ نُبُوَّت سے نکلے وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اسی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے، دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمانِ نُبُوَّت کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، حدیث: ۱۱۶۲۴، ۴/۱۳۱)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! غور کیجئے! جو نورانی آقا کسی کے چہرے پر دستِ اقدس پھیر دیں تو وہ روشنی دینے لگ جائے، جو نورانی آقا چھڑیوں اور شاخ پر توجہ فرمادیں تو وہ بلبوں کی طرح روشن ہو جائیں تو ایسے نورانی آقا کی اپنی نورانیت کا کیا عالَم ہو گا۔ ان واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات بظاہر تو بَشَرِیَّت تھی مگر حقیقت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا نور ہی نور تھے، جیسا کہ

برکاتِ نبوت کا ظہور

منقول ہے: پیدائش سے کچھ دن پہلے ہاتھی والوں کے ہلاک ہونے کا واقعہ پیش آنا، فارس میں ایک ہزار سال سے بھڑکتی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زلزلہ اور اس کے چودہ(14) کنگروں کا گر جانا، "ہَمدان" اور "قُم" نامی شہروں کے درمیان چھ میل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرَۂ ساوَہ" نامی دریا کا اچانک بالکل خشک(Dry) ہو جانا، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بدنِ مبارک سے ایک ایسے نور کا نکلنا جس سے "بصریٰ" کے محلات روشن ہو گئے۔ یہ سب واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں جو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی عالمِ کائنات کو خوشخبری دینے لگے۔ (مواھب لدنیۃ وشرح الزرقانی، ولادتہ... الخ، ۱/۱۶۷، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے نُوری آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے مثل و بے مثال

ہیں۔ جس کا اندازہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ اقدس ایسی پاکیزہ، مقدس اور کمال والی ہوئی کہ جس کی کوئی مثال نہ کبھی پیش کی گئی ہے اور نہ کبھی پیش کی جاسکے گی۔

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسا بے مثل و بے مثال بنایا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ہر پہلو بھی بے مثل و بے مثال ہے، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **پیدائش** بھی ایسی ہے کہ نہ کسی کی ایسی پیدائش ہوئی ہے نہ ہوگی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش ہوئی تو گویا ہر طرف نُور کی برسات ہونے لگی، گویا ساری کائنات جگمگا اُٹھی اور ہر طرف **نور ہی نور** ہوگیا۔ آیئے! اس طرح کے چند واقعات سنتے ہیں:

زمانہ روشن ہوگیا

حضرت عثمان بن ابی العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میری والدہ نے بتایا: میں اُس رات حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تھی، جس رات رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نُور پاتی اور محسوس کرتی جیسے ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے ایسا لگا جیسے یہ ستارے میرے اُوپر ٹُوٹ پڑیں گے۔ پھر جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کائنات میں تشریف لائے تو ایک نُور نکلا جس سے ہر چیز روشن ہوگئی، یہاں تک کہ نُور کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ (خصائص کبری، باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ من المعجزات والخصائص، ۱/۷۸)

نُورِ مُصْطَفٰے اور چراغ کی روشنی

حضرت صَفِیَّہ بنتِ عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کے وَقْت میں حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر تھی، میں نے دیکھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نُور، چراغ کے نور کو مغلوب کر رہا ہے، اس رات میں نے چند نشانیاں دیکھیں۔

☆جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پیدا ہوئے تو فوراً سجدہ کیا۔☆جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو فرمایا: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ“۔☆پورے گھر کو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے نُور سے روشن پایا۔☆میں نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہلاؤں لیکن ایک غیبی آواز آئی: اے صَفِیَّہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا)! اپنے آپ کو تکلیف مت دے کیونکہ ہم نے اپنے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو پاک و صاف پیدا کیا ہے۔☆حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے ہیں۔ (شواہد النبوۃ، رکن الثانی، ص ۳۳ ملخصًا)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ واقعات سے معلوم ہوا! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے پہلے بہت سے انوکھے واقعات ظاہر ہوئے۔ ساری کائنات میں خوشیوں کی لہریں دوڑ گئیں، گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کی بَرَکت سے ہر طرف نور چھا گیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وقتاً فوقتاً نور کی جھلکیاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وجودِ اقدس میں ملاحظہ کیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی صحابی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حُلیہ مبارک بیان کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نورانیت کو کبھی چاند سے تشبیہ دیتا تو کبھی سورج کی مثل ٹھہراتا۔ کوئی کہتا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرۂ انور یوں لگتا جیسے سورج نکل رہا ہو اور کوئی کہتا: یوں لگتا جیسے چودھویں کا چاند اندھیری رات میں اپنی روشنیاں بانٹ رہا ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے چند روایات سنتے ہیں، جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اقدس کے **نورانی اوصاف** کا ذکر کیا ہے، چنانچہ

1. **ایک صحابی** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں، میری والدہ اور میری خالہ نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بیعت کی، جب ہم واپس لوٹے تو مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مثل خوب صورت چہرے والا، صاف کپڑوں والا اور نرم کلام والا نہ دیکھا، ہم نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منہ مبارک سے نور نکلتا تھا۔ (خصائص کُبریٰ، ۱/۱۰۷)
2. **حضرت کعب بن مالک** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب خوش ہوتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ ایسا چمکتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے، ہم اس چمک سے حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوشی معلوم کرتے تھے۔ (خصائص کُبریٰ، ۱/۱۲۳)
3. **اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی بات پر بہت خوش تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے خدوخال بجلی کی طرح چمکتے تھے۔ (بخاری، ۲/۴۸۸ حدیث: ۳۵۵۵)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے مرحبا یا مُصْطَفٰے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد